السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احکام قربانی کے کیا کیا ہیں۔ تفصیلا بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اضحیہ یعنی قربانی میں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت موکدہ مگرمذہب صحیح و محقق یہی ہے۔کہ سنت موکدہ ہے۔اور یہی مذہب ہے۔جمہور کا اور بخاری نے ایک باب اس کی سنیت کا منعقد کیا ہے۔اور یہی دلائل اس کی سنیت پر ہیں۔بخوف تطویل اختصار کیا۔واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب پر کوئی دلیل نہیں اور نہ کسی صحابی سے وجوب منقول ہے۔اور حدیث جو ابن ماجہ میں بھی ہے۔کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شخص باوجود قدرت کے قربانی نہ کرے وہ ہمارے مصلی میں نہ حاضر ہو۔

(عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقرب مصلانا (رواہ ابن ماجہ

اول تو اس کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے۔اصوب یہی ہے کہ موقوف ہے۔دوسرے اس سے وجوب نہیں نکلتا۔بلک تاکید نکلتی ہے۔جیسا کہ کچے پیاس وغیرہ کے کھانے میں فرمایا کہ مسجد میں کھا کر نہ آئو حالانکہ بالاتفاق اس سے حرمت نہیں نکلتی اسی واسطے حضرت سے حلت ثابت ہے۔کما لا یخفی عن من لہ فہم سلیما ورسنت دلائل سے ثابت ہے۔جنکی تفصیل یہاں اختصاراً نہیں کی گئ۔

اوراس کےلئے صاحب نصاب۔زکواۃ ہونا شرط نہیں۔کیونکہ کوئی دلیل اس شرط پر نہیں ہے۔بلکہ صرف استطاعت یعنی قدرت ہونی چاہیے۔جیسا کہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے۔

کما لا یخفی اوراقامت یعنی مسافر نہ ہونا بھی شرط نہیں۔کیونکہ اس پر بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔بلکہ دلیل سے اس کا خلاف ثابت ہے۔کہ بخاری نے مسافر کی قربانی کرنے کا ایک باب منعقد کیا ہے۔اوراس میں حدیث لایا ہے کہ آپ ﷺ نے سفر مکہ میں قربانی کی۔

باب الاضحیۃ للمسافر و(النساء) فیہ اشارۃ الی خلاف من قال ان المسافر لا اضحیۃ علیہ انتہی مافی فتح الباري

اس سے صراحۃً مستفاد ہوتا ہے۔کہ اقامت شرط نہیں ہے کما لا یخفی اور مذہب حنفی میں واجب ہے صاحب نصاب زکواۃ پر جیسا کہ صدقہ فطر میں شرط اس کے کہ مسافر نہ ہو۔

اور جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھے۔اس کو چاہیے کہ جب سے زوالحجہ کا چاند دیکھے۔تب سے قربانی تک سر وریش کا بال،ناخن وغیرہ نہ لے۔

عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم ہلال ذي الحجۃ وارادي احدکم ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ رواہ الجماعۃ الا البخاري کذانی

اوروقت اس کا بعد نماز کے ہے۔قبل نماز کے جائز نہیں۔اوراگر کوئی نماز کے قبل کرے گا تو جائز نہ ہوگا۔دوسرا کرنا ہوگا۔کیونکہ بخاری میں روایت ہے۔کہ آپ ﷺ نے فرمایا!سنت یہ کہ پہلے نماز پڑھے پھر قربانی کرے۔اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس کی قربانی صحیح نہ ہوئی۔وہ اس کے کھانے کا گوشت ہے۔دوسری قربانی کرے۔

عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدا فی یومنا ہذا ان نصلیثم فرجع فتنحر من نعلہ فقد اصاب ستتنا ومن ذبحقبل فانما ہو لم قدمہ لاہلہ لیس من النسک فیشئَ الحدیث رواہ البخاري

اور حنفی مذہب میں بھی یہی وقت ہے۔مگر دیہاتی لوگوں کےلئے وقت

اور سن بکری 1 کا ایک سال یعنی ایک پورا اور دوسرا شروع اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنی دو سال پورے اور تیسرا شروع اور اونٹ کا پانچ سال اور چھٹا شروع ہونا چاہیے۔اور بھیڑ ایک سال سے کم کا بھی جائز ہے۔بشرط یہ کہ خوب موٹا اور تازہ ہو۔کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔اسلئے کہ حدیث میں آیا ہے۔کہ سال سے کم عمر کی قربانی نہ کرو۔اور ضرورت کے وقت بھیڑ کا جزعہ کرلو۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ الجماعۃ الا البخاري کذافی منتقی الاخیار

اور مسنہ پر جانور میں سے ثنی کو کہتے ہیں۔اور ثنی کہتے ہیں بکری میں سے جو ایک سال کی ہو۔دوسرا شروع اور گائے بھینس میں جو دوس سال کی ہو تیسرا شروع اور اونٹ کا جو پانچ سال ہو چھٹا شروع ہو۔

1 ۔یعنی بکری دوسرے سال میں اور گائے بھینس تیسرے سال اور اونٹ چھٹے سال میں عموماً دو دانت ہوتے ہیں۔اسلئے بکری کیلیئے دو سال گائے کیلیئے تین سال اور اونٹ کیلیئے چھٹے سال کا زکر کیا ہے۔

قولہ الامسنۃ قال العلماء المسنۃ ہی الثنیۃ من کل شئ من الابل والبقر والغنم انتہی مافی نیل الاوطار والثنی من الشاۃ ما دخل فی السنۃ الثانیۃ کذافی مفردات القران للامام الراغب القاسم الحسین وہوا المقدم علی الغزالی والقاضیی ناصر الدین البیضاوي منتہی

العرب میں ہے۔

ثنی کغنی شتر درسال ششیم درامدہ انتہی والثنی منہا ومن المعزین سنۃ ومن البقرین سنتین ومن الابل بن خمس سنین ویدخل فی البقرۃ الجاموس لانہ من جنسہ انتہی مافی الہدایۃ

اور جزعہ بھیڑ میں سے اس کو کہتے ہیں۔ جو سال سے کم ہو۔

الجزع من الضان ماتمت لہ ستۃ اشہر فی مذہب الفقہاء وذکر الزعضرانی انہ ابن سبعۃ اشہر انتہی مافی الہدایۃ

مگر بشرط مذکورہ

قالوا ہذا اذا کانت عظیمۃ بحیث لو خلط باثنا یا یشبتہ علی الناظر من بعید انتہی مافی الہدایۃ1

(۔ یہ سب فقہی عبارتیں جمع کی گئی ہیں۔ لغت عرب اور محدثین کی تحقیق مقصود ہو تو قربانی کے جانوروں پر ایک تحقیقی مقالہ جو آگے آرہا ہے۔ اس کا غور سے مطالعہ کریں۔ (سعیدی1

اور شرط یہ ہے کہ جانور قربانی اتنے عیوب سے خالی ہو۔ اور یہ کہ سینگ اُس کا آدھا یا آدھے سے زیادہ نہ کٹا ہو۔ دوسرے اس طرح کان نہ کٹا ہو تیسرے کانا یا اندھا نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ ظاہر لنگڑا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ بیمار نہ ہو چھٹے یہ کہ اتنا بوڑھا نہ ہو کہ اسکی ہڈی کا گودا نہ باقی رہا ہو۔ ساتویں یہ کہ اس کا کان نہ پھٹا ہو۔

(رواہ الترمذي۔ وابوداود۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

اور حنفی مذہب میں بھی ان سب عیوب سے خالی ہونا چاہیے۔ اور سوا ان کے دم بھی اس کی نصف سے زیادہ نہ کٹی ہو۔ مگر یہ کہ سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ یا کان پھٹا۔ یہ حنفی مذہب میں عیب نہیں ہے اور کان آدھے سے زیادہ کٹا ہو۔ تب عیب ہے ورنہ نہیں۔

اور یہ عیوب جب معتبر ہیں۔ کہ وقت خریدنے کے موجود ہوں۔ اور جب وقت خریدنے کے جمیع عیوب مذکورہ سے مبرا تھا۔ اور بہ نیت قربانی کے جمیع عیوب سے سالم خرید لیا تب کوئی نیا عیب حادث ہو تو اس کی قربانی صحیح ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

اور حنفی مذہب میں امیر تو دوسری بدل لے اور غریب کیلیئے وہی صحیح و کافی ہے۔

وہذا الذي ذکرنا اذا کانت ہذہ العیوب قائمۃ وقت الشراء ولو اشتراہا سلیمۃ ثم تعیب بعیب مانع ان کان غنیا علیہ غیرہ وان کان فقیرا تجزیہ ہذہ لان الوجوب علی الغنی بالشرع ابتداء لا بالشراء فلم تتعین بہ وعلی الفقیر ما بشرائہ الاضحیۃ فتعینت انتہی مافی الہدایہ

اور خصی کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خصی کی قربانی کی ہے۔

اور بہت سی حدیثیں اس مضمون کی آئیں ہیں۔ بخوف طویل ایک ہی پر اکتفا کیا حنفی مذہب میں ہے۔

اور قربانی میں سے ازروئے قرآن و حدیث کے خود کھائے اور فقیروں محتاجوں کو کھلائے۔ کوئی قید نہیں کہ کس قدر کھائے کس قدر فقیروں کو دے۔ فرمایا اللہ تعالی نے

ترجمہ۔ کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ بے سوال فقیر اور سوال کرنے والوں کو۔

اور حنفی مذہب میں مستحب ہے کہ تہائی فقیروں محتاجوں کو دے۔

اور قصاب کی اجرت قربانی میں سے نہ دے۔ اپنے پاس سے علیحدہ دے۔

عن علی قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمت لحومہا ثم فقسمت جلالہا وجلودہا وقال سفیان حدثنی عبد الکریم عن عبد الرحمان بن ابی لیلی عن علی قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن ولا اعطی منہا شیا فی جزارتہا رواہ البخاري

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے بھیجا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے پس کھڑا ہوا۔ میں قربانیوں پر پس حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کیا میں نے گوشت ان کا پھر حکم کیا مجھ کو پس تقسیم کی میں نے جھولیں ان کی اور چمڑے ان کے اور کہا سفیان۔۔۔ نے حدیث سنائی مجھ کو عبد الکریم نے مجاہد سے اور اس نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حضرت علی سے فرمایا۔ اور حضرت علی نے حکم کیا مجھ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ کھڑا ہوں میں قربانیوں پر اور نہ دوں ان سے قصائی کی اجرت میں کچھ۔۔۔ اور قربانی کے چمڑوں کو یا تو صدقہ کر دے۔ جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ یا اس سے کوئی چیز استعمال کی مثل مشک ڈول وغیرہ کے بنا لے بیچے نہیں جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہے اور حنفی مذہب میں بھی یہی ہے۔

و یتصدق بجلدہا لانہ جزء منہا او یعمل منہ آلۃ تستعمل فی البیت کالنطع والجواب والغربال وغیرہا انتہی مافی الہدایۃ

(فتاویٰ نزیریہ جلد2ص52-53)

1۔ مشہور تین دن تک ہے۔10۔11۔12اور بعض احادیث سے چار دن 13تک ہے۔اور بعض نے آخر ماہ تک جواز بتایا ہے دیکھو کتاب سے پہلے کا دوسرا ورق میں نے اسپر مختصر بتایا ہے۔

(سید اقتدار احمد سہسوانی)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص125-129

محدث فتویٰ